

<p>۳۳          اور شہ کے ہوشیار اگر کہو دین پڑ          اور نہ کہہ کر اور ابد نظر نازین پڑ          اندوہ کا کہ کوہ تر اس سرور دین پر          زلزلے کے آنسو کو کھڑی چوبین پڑ</p>	<p>۳۴          اور زمین کی جانب سے کڑا کا بکریاں          برغفور جا رہی دیکھو لویا ایل          و شاہ کا اعلیٰ نے زلازلہ کیا ایل          کیا زمین ہو گیا یہ جان کی لال</p>	<p>۳۵          تھا اسکا بھی تو کہ کھائی کاتھان کو          تو زمین کا طور کا سردردان کو          دیندین اور یہ بی بی شہ کی جان کو          آج اسکو جو بھیے حق خشت کمان کو</p>
<p>۳۶          یان خالون سے مار لیا ابن حسن کو          کیا جا کے میں کھلاؤ شاہ اسکی دھن کو</p>	<p>۳۷          لاشہ کو کھٹی سے دکھلاؤ دن دھن کو          برز سے کیا یہ جمون نے فرزند حسن کو</p>	<p>۳۸          حق اسکو رکھے اصدوسی سال سلامت          موسم برادر کار ہے لال سلامت</p>
<p>۳۹          یہ وہ چوٹن کی مری بھانج کو کہاں          سواری تھی اس لال پر زبان وہ جہاں          اس کو دھنیہ پکھڑی مکتوب لہان          کیا اس کو تین کی تھی چوچال</p>	<p>۴۰          سپان کو جاہون رنگت پر مچھڑ          خیمے تک آئیگی لڑناہ کی اور          زون لیلوت اسکی تک کے چوہا ہر          بیادین ہو گا کہ تو یہ تاسم منظر</p>	<p>۴۱          یہ ایک جیجا برادران چرخا          آت سے نظر سے پچا پچا          سوہ جیجا کے رخ انوکھا          یہ جیجا سب اسکی دھن کیا لانا</p>
<p>۴۲          اور دوسرے پر حال بر اسکی دھن کا          گھر ہو گیا بر باد حسین اور حسن کا</p>	<p>۴۳          تاکہ ابھی تو شاہ سدھارا اتحادہ گھر سے          ان پوچھیے اس واع کو اس مان کے جلے سے</p>	<p>۴۴          ہر جمع کہ کیسی یہ سحر بیاہ کی آئی          جو زن من اجل قاسم نوشاہ کی آئی</p>
<p>۴۵          لو کہ میں ہی نگاہن ہوں میں ہم          پورے کے نیچے جالی کر رہے ہیں ہم          اور عزمہ و جعفر نے کیا ہو گا ہر غم          کیا ایلیکا ناظر لالان ہر عالم</p>	<p>۴۶          جینا سری انجانی کو کہ گیا اور کلا          کر تھی صلابت حسن کو وہ بہت پار          کہتا کہ دعا کے بھی تھے جاڑے دربار          لیکن وہ نہ توئی تھی قاسم ہی ہر پار</p>	<p>۴۷          جانتے سے زلزلے گئے یوں تبار          جاؤ زمین کی طرف اور سر غمخوار          باہر نکل آئے نہ کوئی بل بل انگار          تاسوں کو سے خبر دار خیر بار</p>
<p>۴۸          آئی میں کوئی آن میں فرود سے ان کو          محتاس ہوا آغوش میں ہو نیکی جن کو</p>	<p>۴۹          کہتی تھی کہ میں بھالی کے دلہار کے صدے          قاسم کے میں اس جانے سے رخسار کے صدے</p>	<p>۵۰          کہتے ہے فرمایا کہ ہمراہ چلو تم          لینے کے لیے لاشہ نوشاہ چلو تم</p>

درد مند جام کے حضرت نے کہا  
 اور مہربان امیرن نوشا و خارا  
 دانشگر زینبین کو کوئی جارا  
 ادا کیا بلکہ مہربان و خارا

سلا  
 بجا بیگے لاش کا تابوت بنا کر  
 سرخیں بن جا اور بیگہ کو جان بھر  
 خاک کو کھا کر پنا بیگے کو  
 مہج نہ داری اور لو لکا کاسر

سلا  
 خان سے  
 ہنسنے کی کب سے نہ پھر  
 غصے سے رہن کا پتے غصت پھر  
 ابن اسد اللہ نے لیاں خشنیہ  
 اڑا کیے کیا بیگے رنگ کی پیر

اک طفل جو مارا گیا اولاد سی کا  
 جسے سے گل آیا پونا موس نبی کا

قاسم تو ہر نام اسکا بہ فرزند حسن ہو  
 شیریں کی مہجی اسی دو طھاک دھن ہو

ہر ایک تو مارا سے بھالی کے لہر کو  
 بھر کر تے من لھنے سے تراشیا جگر کو

سلا  
 ہوس ہو کہ وصل کیسے پیر  
 نور لہنے علی لاش تا شمع اکبر  
 میان شادت میں ہو چو چوین کر  
 نوشا کے جو نظر کے رنگ

سلا  
 حاصل تھیں لاش کے کجا سے کجا  
 باقی بھی بیٹ با بیگ حضرت کا بچا  
 زینب جو وہاں کی چو چوین تھیا  
 ان سکا سے فرق ہون دو بیگ

سلا  
 اکبر نے کہا داد ہے اور تھیا  
 ایک بیٹ من فرج کے گور کو تھیا  
 قح اسد اللہ کے چو چوین  
 دو ہون کے لاش کو چو چوین

شیریں نے فرمایا کہ ایو خالو مسر کو  
 چھاتی سے لگانے دو ہر آسے بھر کو

اس ہ سے زمین عزت افلاک ہون کی  
 ہم بھی زیارت کریں فرزند حسن کی

یوہ کیا اس فرج نے اک شب کی لھن کو  
 ہم بھی تو بھرن لاشہ لھار سے رن کو

سلا  
 کہنے کا لنگر کس  
 ہم جاتے ہیں قہر کے کہ نہ ہو بت پیر  
 ننگو ہو طرح سے نیا صحن آرا  
 کاش لھنے تھیں ہم لھنے نہ زما

سلا  
 اس کا تھیا لاش آٹھ اور زما  
 ماہوس ہو چھے کہ علی جاو تو بھر  
 دان اور نوشا کو چھاو تو بھر  
 دو لھن کو یہ حال سکا نہ دھلاو تو بھر

سلا  
 کہنے لھنے کھانک کو بھر  
 انون عزت لیا تو بھر  
 گر تھنے میں سرٹ کے لگتی تھی زما  
 بجلی لھنے صلت لگی زما سے تھیا

قاسم کا زینب کو کیا آئے گا لاشا  
 یہ شام کے عالم کے لیے جو بیگ لاشا

روندا ہوا حق اسکا جیون پاشی دو لھن  
 اس لاش پہ سر بیٹ کے مر جانی دو لھن

جب فرق سے آتی تھی ترناک کے اوپر  
 اسنت لگ کہتے تھے افلاک کے اوپر

<p>۱۰۷۰          اگر ہو جو سپینہ بزم کھائے          شیر صف میں کوار شائے          گم دینتین دیندانتے ان جاگتے جانے          پرتی جو دن پنج زودور سے ادرکتے</p>	<p>۱۰۷۱          تھی معنی ختم حقیقت این علی پر          بدت کی اور دوزخی کان کے آند          اگر ہے بیرون لنگے سید مہر          اب ہفتہ سے لگے پورے پورے</p>	<p>۱۰۷۲          ہر ایک سے پہنچے تو گے علی اکبر          ہر ایک سے پہنچے تو گے علی اکبر          ہر ایک سے پہنچے تو گے علی اکبر          ہر ایک سے پہنچے تو گے علی اکبر</p>
<p>تھی دین کے تلے تیغ گے قاتل کے اوپر          بی لاشی گری گئی تھی بڑی لاش کے اوپر</p>	<p>تو سب کو کر کے نسل تو کچھ دور نہیں ہے          اس طور سے اڑا ہمیں منظور نہیں ہے</p>	<p>سہرا کہین زلفاہ کا دستار کہین ہے          لگنا کہین پہنچا کہین تلواری کہین ہے</p>
<p>۱۰۷۳          غیب ہی جانا علی اکبر کا کوئی دار          بسا تو کرتے تھے تائب ابرار          بزین کو کھالی تھی جو تیری تلوار          تو غیب ہو کر تھے اگر تیرا بیچار</p>	<p>۱۰۷۴          است مسلمانا کی کہتے ہیں خودار          کہا سنا جو ان کی کوئی بیانیہ تلوار          جین میں سے خون کا مضمون تیار          اس طور سے کہتے کا تھا امین بیچار</p>	<p>۱۰۷۵          اس کا جسے گزر لگانا تو تیار          شہید ہو جانے پر تیار          بجلی پر زبان سے تو جو صاف تیار          اس کا جس کی حالت میں ہو کام تیار</p>
<p>شہر ہو گے کہ اگر تری تلوار کے صدمے          اگر تیرے کہا سید ابرار کے صدمے</p>	<p>ان سب کا اگر اس جنگ میں سربا ہوا لگیا          قاسم سنا بھالی تھیں پر ہاتھ لگیا</p>	<p>زخموں سے جو سب چور بہ حالت ہر دن کی          وہ شکل ہی تبدیل ہوئی ابن حسن کی</p>
<p>۱۰۷۶          پہلے توڑے لے لیا بیگانہ کے کفار          صف ہوئی اس طرح توڑے ہوئے سار          منہل ہر کدو کے لیے دجاہ          ازخیزہ بیلواری لگاتے تھے تار</p>	<p>۱۰۷۷          منہل تیرا کیا تھا نایاب زمان          کہیں تک سے اتھو کو توڑے ہوئے سار          جب منہل سے اتر نظر آ گیا سیدان          اگر ہے کہا شاہ تیرا تیرا جان</p>	<p>۱۰۷۸          کھو گئے گزراں کا کھو گیا          اگر ہے تیرا تیرا تیرا          شہید ہو جانے پر تیار          اس کا جس کی حالت میں ہو کام تیار</p>
<p>طاف نہین بان صرمت ہر شکل نبی کی          ہا چار دو ہائی ہے حسین ابن علی کی</p>	<p>مکھو نظر ہر ماہنہن اس ماہ کا لاش          تم ڈھونڈو ہر نکالو کہین نونشاہ کا لاش</p>	<p>اعضلو سہیا علی اگر مرنے زمین سے          بازو کہین پایا تو ملا ہاتھ کہین سے</p>



<p>۱۱۱۱          چنگے گل آئی درخیز کے باہر          وان دیکھا تو آئے میں چلے پیچھے          سہل رح دستا لیکے پانچوں میں اکبر          اور کھوڑ پر لاش پائی جان میں سب</p>	<p>۱۱۱۱          لاش کے نوز با در فاسم میں آئی          آلودہ خون لاش وہ چھاننے لگا          چھوڑت بیروزند کے سرد گرتا کی          چھوڑا کی براہ چھوٹی بنی کمانی</p>	<p>۱۱۱۱          شہر درخیز کے باہر میں آئی          کبر اور وہ لاش زو شاہ پور لاش          دل میں نہ جو علی کے جان میں آئی          زونا سے کہتی تھی ہر گھوڑ کو تھا</p>
<p>اس شکل سے بیجا جو میں اسکو نظر آیا          سینے سے تڑپ کر وہ میں سمجھ کو جگر آیا</p>	<p>ارسان مر سے دلکا حال مر سے قاسم          میں روتی ہوں جھانے لگا مر سے قاسم</p>	<p>اس وقت کس مری سے لاشوں سے زمین پر          کیا لگاؤ نہ لگا لے اپنے کار سے دھیان نہیں پر</p>
<p>۱۱۱۱          پوچھا بیان لاش جو میں نے اپنے          زنا سے لے حضرت کلثوم سے سو          ڈھ تا سون گز جا بڑا لاش کی اور          تم اور قاسم کو سبھا اور ہی قاسم</p>	<p>۱۱۱۱          دولہن تری جہانے آگئی ہار          تہ سینہ بیان کے چہ چاہنے لگے          دولہن تری باہر کے گز میں آگے          اس ایک تیرا لاش کی تری پیاپے</p>	<p>۱۱۱۱          جا بیکو تو تم جہاں بیگانہ          بول کے مجھے میں یکنی نہیں ہزار          سہا پوئی وہ اپنی تری آفتاب          آ رہا ہے ہی سببان کیا پو تو ہزار</p>
<p>اکبر سے کہا لاش کو گھوڑ سے ہی اٹھا لو          دینے کے لگا فاطمہ کو اگر سبھا لو</p>	<p>ایشیا میں تر سے پیکر بیان کے واری          امان تری امن لفتہ پریشان کے واری</p>	<p>تلاؤ کہ کیوں آنکھ نہیں کھولتے قاسم          اب ہم میں ہوں تو نہیں بولتے قاسم</p>
<p>۱۱۱۱          جیکو جو عین سے در لاش آباری          پوچھا کہ پوری خونین آن لونی ساری          داخل سے پتہ چھینے چو ایک ہی باری          سنہ پوری لاش وہاں گزری باری</p>	<p>۱۱۱۱          دیکھا جو دران میں کلثوم کے رخصت          سینے میں پریشم نے گز میں آگے          جہاں سے گلی گئے کہرا بن شہر بیان          گز باری حضرت کے آ رہا ہے بین</p>	<p>۱۱۱۱          شہر تری باری گز آگے کو کھو لو          گز روز تھی تو زور سے تو بولا          فزوس کو جانے ہو پ رخصت تھی تو بولا          زنا کو سب خون آ رہا ہے کلثوم کا صوبو</p>
<p>قاسم وہاں منہ پر تو یہوش پڑے تھے          اور بیٹے کو اہل حرم گز کھڑے تھے</p>	<p>سو نے کو نہ قاسم کے اگر جا بیگی کبرام          اس منبط کے کرنے سے تو در جا بیگی کبرام</p>	<p>اب تم جو نہیں دیکھے زحار ہمارا          شاہد نہ خون آبا تھیں دیدار ہمارا</p>

۱۵۷  
 بن اس کے جیاد فقہین کا نام  
 آفاق بن سراج جو ہوت کہ شوم  
 کیا ایک وطن پستی پر لاش کے لہو  
 خون میں زخمیات کی سیاہی پر لاش

۱۵۸  
 اتنے میں وہ ان کی جو کھائی کھتی  
 اور کیسے لاش کو چرائی کھتی  
 مٹی کی پائی ان خورای جہاں کھتی  
 بڑیکے لینے کے لیے ان کھتی

۱۵۹  
 نیچے میں کسی بیبیان کی کھتی  
 بلکہ وہ عباس نے لاش کو اٹھایا  
 بچا کے غوغا شیخ شلیلک میں لایا  
 جا نہیں لے کر پھر احوال سنا یا

۱۶۰  
 بان ہکو توڑ سولے کا چوڑا کوئی دیگا  
 وان لاش کو تیری تو کفن بھی نہ دیگا

۱۶۱  
 چلائی ہوں میں آنکھ نہیں کھولتے ہوتے  
 مہینا مری روی پر نہیں ہوتے ہوتے

۱۶۲  
 کتا پر قلم طاق تحریر نہیں ہے  
 جز خانہ کمرشہ تہذیب نہیں ہے

۱۶۳  
 سب سے جو خلیفہ کو چھپا پس اپنی  
 کہو کہ کوئی اپنی قلموں کوئی  
 ہر نفس لگا آئے کہ نہ لگا کی جہاں  
 سیاہی بولک سید نظر کو کجاں

۱۶۴  
 اس جاؤ کھتی کے قاسم کے جان  
 پروان نوز زبانی گرفتار تھے  
 مابین آکیسوں کو کراں تھے  
 اک سب کو ان کوئی بڑے سنان تھے

۱۶۵  
 بسیلہ بی بی مٹی سے اہل ہاڑ  
 اب آپ سے کتا جو کھیر گراؤنگار  
 گلوسہ لاش عباسی علماء  
 دیا ہوتے تم اچھو و صولگی جلاہ

۱۶۶  
 قاسم ہر اشور ہے مجھ کا تو اس  
 پائی دو ذرا سا کہ وہ مرنا ہو پیاسا

۱۶۷  
 خالی کوئی روئے سے نہ چھوڑا نہ لقا  
 لاشے پر عجب طرح کا کرام ہوا تھا

۱۶۸  
 دنیا میں الم ہو کر مسمن پہ نہ طاری  
 اور جلد مشرف ہو زیارت سے تمھاری